بسم الله الرحمن الرحیم

میری تقریر کا عنوان ہے۔

اسوۂ رسول کی روشنی میں حقوق العباد

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے مقصد پیدائش کا ذکر کیا ہے اور اس کے مقاصد میں ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرا حقوق العباد قائم کرنا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اور بنی نوع انسان کے زندگی گزارنے کے طریق پر احسن رنگ میں عمل کرنا ضروری ہے ۔رسول پاک ﷺ کی زندگی کا یہ پہلو کہ بندوں کے حقوق ادا کرنا بہت اہم ہے۔اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی آپ کی زندگی میں بہت نمایاں نظر آتی ہے۔

جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرت خدیجہؓ نے ان الفاظ میں آپ کے متعلق گواہی دی کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں۔سچ کی بات کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔گویا بندوں کے حقوق کے نمایاں تمام پہلوں آپ کی زندگی کا حصہ تھے۔جب یہ باتیں آپ ﷺ کی زندگی کا حصہ ہیں تو خدا تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرسکتا۔سچ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کبھی تنہا نہ چھوڑا۔زندگی کے ہر رنگ میں آپ کی مدد کی۔ہمارے پیارے آقا ﷺ نے تمام انسانوں کو اشرف المخلوقات قرار دیا اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کو لازم قرار دیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔کہ ایک یہودی کا جنازہ گزر رہا تھا تو رسول پاک ﷺ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ساتھ موجود صحابیؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کو پتہ ہے کہ یہ کس کا جنازہ ہے۔یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ خواہ یہودی کا جنازہ ہے کیا وہ انسان نہ تھا ۔یہ تھے بندوں کے حقوق کہ جو آپ نے قائم کیے نہ صرف زندوں کے بلکہ فوت شدہ کے بھی حقوق قائم کیے۔

اللہ کے بندوں میں سے کمزور ترین طبقہ معاشرے میں یتیموں اور بیواؤں کا ہوتا ہے۔آپ نے ان کے حقوق قائم کیے۔اور ان کے ساتھ محبت و پیار کا سلوک فرماتے۔یہ محبت و پیار کو دیکھ کر آپ کے چچا ابو طالب نے بھی گواہی دی۔

کہ اگر محمد ﷺ کے روشن چہرے کا واسطہ دے کر بارش مانگی جائے تو بادل برس پڑتے ہیں۔آپ یتیموں کے والی اور بیواؤں کے محافظ ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنا اور ان کو ادب اور احترام سکھانا۔مریضوں کی عیادت،بیماروں کا علاج،ضرورت مندوں کی مدد،قرض داروں کا قرض ادا کرنا،ماں باپ کا احترام،بیوی بچوں سے پیار و محبت کرنا،رحمی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا،غرض انسانوں کے ہر معاملہ میں آپ نے حقوق قائم کیے۔

آپ کی چچا زاد بھائی جعفر طیار نے بھی آپ کے متعلق گواہی دی کہ آپ بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع و پیروی میں کمال حاصل کیا۔آپ نے فرمایا کہ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ایک خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیاں تعلق پیدا کرنا دوسرا خدا کے بندوں کے درمیان جو کدورت واقع ہو چکی ہے اس کو ختم کر دیا جائے۔آپ نے ساری زندگی اس تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش

فرمایا اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے طریقوں پر چلتے ہوئے بنی نوع انسان سے حد درجہ محبت کی۔

رسول پاک ﷺ نے اپنے آخری خطبہ حج میں فرمایا۔کہ اے لوگو ایک دوسرے کو خیال رکھنا،آپس میں ایک دوسریک گردنیں نہ کاٹنا۔ایک دوسرے کا خون نہ بہانا۔کاش آج ساری امت مسلمہ اس تعلیم پر عمل کرنے والی بن جائے۔اور یہ آگ کے شعلے جو ایک دوسرے کے خلاف بلند کرنے والے بن رہے ہیں۔بنی نوع انسان کی ہمدردی میں گزارنے لگ جائیں۔ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہو جائیں۔دنیا کے تمام بندوں کے حقوق کے ضامن بن جائیں۔

انگلستان کے نامور محقق و مفکر جارج برنارڈ نے لکھا کہ۔میں نے حضرت (محمد) کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے۔وہ بڑے بلند پایہ انسان تھے اور میری رائے میں انہیں انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیے۔(اخبار لائٹ لاہور 1930)

پس آج ہمیں حقوق العباد پر بہت عمل کرنا چاہیے۔تا کہ ہمارے آقا و مولیٰ کی حقیقی تعلیم تمام دنیا پرا جاگر ہو۔اے اللہ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔آمین

یارب صل علی محمد و علیٰ ال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید